سوال

(41) میت دفن کرنے کے بعد کوئی تلقین ثابت نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ "جب میت کے دفن سے فارغ ہوجاؤ تو قبر پر کھڑے ہوکر:

1۔ اللہ سے اپنے بھائی کے لیے مغفرت چاہو۔

2۔ اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو۔

میت کو دفن کرچکنے کے بعد قبر پر یہ پڑھو:

سورۃ البقرۃ آیات اتا 5۔۔۔۔۔1 بار

سورۃ البقرۃ آیات 285تا 1286 بار

میت کو جب دفن کرچکو تو قبر پر کھڑے ہوکر کہو:

"یا فُلَان، قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه"

"یا فلان، قل: ربیَ اللہُ، ودینیَ الاِسلامُ، ونبیّ محمدٌ صلّی اللہُ علیہ وسلّمَ"

کیا مذکورہ باتیں کتاب وسنت سے ثابت ہیں؟ تحقیق سے جواب دیں۔ (نعیم اقبال۔ اٹلی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس عبارت میں تین باتوں کا ذکر ہے:

1۔ مغفرت چاہنا اور ثابت قدمی کی دعا مانگنا۔

یہ دونوں باتیں سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ حدیث سے ثابت ہیں۔ (دیکھئے سنن ابی داود : 3221 وسندہ حسن وصحہ الحاکم 1/37 ووافقہ الذہبی)

2۔ سورۃ البقرۃ کی پہلی اور آخری آیات کا عند القبر پڑھنا۔

یہ روایت السنن الکبریٰ للبیہقی (4/56۔57) وغیرہ میں موقوفاً مروی ہے اور اس کی سند میں عبدالرحمان بن العلاء بن اللجلاج مجہول الحال راوی ہے لہذا یہ سند ضعیف ہے۔ اس مفہوم کی ایک مرفوع روایت بھی مروی ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی : 9294 المشکوٰۃ : 1717)

لیکن اس کی سند ایوب بن نہیک اور یحییٰ بن عبداللہ البابلتی دو مجروحین کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔

3۔ یافلان والی روایت بلوغ المرام (ح 471) میں بحوالہ سعید بن منصور مذکور ہے اور اس کی سند میں اشیاخ من اھل حمص سارے کے سارے مجہول ہیں۔ (دیکھئے بلوغ المرام مترجم طبع دارالسلام ج 1 ص 423)

المعجم الکبیر للطبرانی (8/298 ح 7979) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے، جس میں راویوں کی ایک جماعت مجہول ہے۔ (دیکھئے مجمع الزوائد 2/324)

اس روایت کو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے :

"وإسنادهُ صالحٌ، وقد قواهُ الضياءُ في "أحكامه" لکھا ہے۔ (التلخیص الجبیر 2/135۔136 ح 796)

حالانکہ اس کی سند میں محمد بن ابراہیم بن العلاء الحمصی بھی ہے، جس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے خود لکھا ہے : "منکر الحدیث" (تقریب التہذیب 5698)

خلاصہ یہ کہ قبر پر دفن کرنے کے بعد کسی قسم کی تلقین کرنا ثابت نہیں، لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے اور وفات سے پہلے تلقین ثابت ہے، لہذا شرعی حدود وقیود کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ (19/رجب 1433ھ بمطابق 10 جون 2012ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد 3۔ نمازِ جنازہ سے متعلق مسائل- صفحہ 139

محدث فتویٰ